" اذا وطی الاذی بخفیه فطہور ھما التراب "

" اگر کسی کے موزوں کو گندگی لگ جائے تو مٹی انہیں پاک کر دیتی ہے۔"

اور اس مفہوم کی تائید ابوداؤد باب الصلاۃ فی النعل میں مذکور ہے حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

(ابوداؤد مع العون ص ۳۵۳ ج ۲)

اور ابوداؤد میں بنی عبدالاشہل کی ایک صحابی عورت بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا:

" ان لنا طریقا الی المسجد منتنۃ فکیف نفعل اذا تطہرنا"

مسجد تک جانے کا ہمارا راستہ گندہ ہے' جب ہم وضو کر کے نکلیں تو کیا کریں

نبی ﷺ نے استفسار فرمایا:

" او لیس بعدھا طریق اطیب منھا"

"کیا اس گندی جگہ کے بعد صاف ستھرا راستہ نہیں آتا؟

صحابیہؓ نے عرض کی " آتا ہے یارسول اللہ !" تو آپؐ نے فرمایا:

" فھذہ بھذہ " (ابوداؤد مع العون ص ۴۵ ' ۴۶ ج ۲)

گندگی والی جگہ سے اگر کچھ لگ گیا تو صاف جگہ سے وہ پاک ہو جائے گا۔

اور ترمذی ' ابوداؤد میں اس معنی کی بعض روایات حضرت عائشہ و ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہیں۔

(ابوداؤد مع العون ص ۴۸ ۴۹ ج ۲ ' ترمذی مع التحفۃ ۴۰ ۴ ج ۱)

خلاصہ کلام

مجموعی تفصیلات کا خلاصہ یہ ہوا کہ شراب کا پینا حرام اور اس کا چھونا باعث نجاست ہے۔ کیونکہ شراب بذاتہ نجس و ناپاک ہے۔

عہد نامہ قدیم....ایک جائزہ....

(حصہ اول)

از قلم... مسعود۔ فیصل آباد

تورات

"عیسائیت" کے سلسلے کی تیسری کڑی پیش خدمت ہے .... اس میں ہم انشااللہ تعالیٰ "تورات" کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیں گے ... لیکن اس سے پہلے چند نکات کی وضاحت ضروری ہے.... ہم نے "عیسائیت" کے تعارفی مضمون میں اپنے قارئین کو بتلایا تھا کہ "کتاب مقدس" (BIBLE) دو حصوں "عہد نامہ قدیم" اور "عہد نامہ جدید" پر مشتمل عیسائی نقطہ نظر کے مطابق ایک الہامی کتاب ہے.... چونکہ "عہد نامہ قدیم" ترتیب کے اعتبار سے "عہد نامہ جدید" پر مقدم ہے اس لیئے ہم بھی پہلے اسی "عہد نامے" کی پختگی کو آزمائیں گے.... "عہد نامہ قدیم" اصل میں 39۔ کتب و صحائف کا مجموعہ ہے... عیسائی چرچ کی تقسیم کے مطابق اس کے پہلے پانچ صحائف 1۔ پیدائش 2۔ خروج 3۔ احبار 4۔ گنتی اور 5۔ استثناء کا مجموعہ "تورات" کہلاتا ہے ... یادرہے کہ بائبل کے انگریزی ایڈیشن میں جہاں کہیں بھی ... THE LAW ... کا لفظ آیا ہے اس سے مراد یہی "تورات" ہے نیز "عہد نامہ جدید" میں جب بھی اردو کا لفظ "شریعت" آتا ہے تو اس کا مطلب بھی "تورات" ہی ہوتا ہے ... "تورات" سے آگے 12 کتب پر مشتمل حصے کو "کتب تاریخ" کا نام دیا گیا ہے ... اس حصے کے بعد "شاعرانہ کتب" آتی ہیں جن کی کل تعداد 5۔ ہے اور ان ہی میں سے ایک کا نام "زبور" ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی اور جسے آج بھی عیسائی حضرات اپنی "نماز" حمد خوانی میں پڑھتے ہیں... اس کے بعد 5۔ بڑے اور 12۔ چھوٹے نبیوں کے حالات وغیرہ آتے ہیں اور انھی پر "عہد نا۔

قدیم" اختتام پذیر ہوتا ہے ... طوالت سے بچنے کے لیئے ہم "عہد نامہ قدیم" کے متعلق اپنی گزارشات مختلف چھوٹے چھوٹے مگر مکمل حصوں میں پیش کریں گے تاکہ "اقساط" کا انتظار طبع قارئین پر گراں نہ گزرے ... "عہد نامہ قدیم" کے متعلق ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ دراصل یہود کی معتبر کتاب ہے لطف یہ بھی ہے کہ عہد نامہ جدید کا انکار کرتی ہے بلکہ حضرت عیسیٰ کو نبی بھی نہیں مانتی لیکن عیسائیوں نے "تبرک" کے طور پر اسے اپنی اصل کتاب "عہد نامہ جدید" کے ساتھ لف کیا ہوا ہے اور اس کے متعلق ان کی کیفیت "ڈھول" کی سی ہے کہ جسے وہ گلے میں بھی لٹکانہ چاہتے ہیں اور بجانے سے بھی جان چرانا چاہتے ہیں.... اگرچہ نصرانیت کے حامی "عہد نامہ قدیم" کے متعلق شش وپنج میں ہیں مگر پھر بھی حیرت ہے کہ وہ اس کی باقاعدہ تبلیغ کرتے ہیں .... جس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ اسے اپنے دل سے بھلا نہیں سکے اور ہماری ناقص رائے میں انہیں بھلانا بھی نہیں چاہتے کیونکہ حضرت عیسے علیہ السلام خود انہیں (تورات و زبور وغیرہ) "ابدی" قرار دے گئے ہیں ..... جیساکہ فرمایا۔

یہ مت سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا.... (متی۔ ب نمبر5۔ فقرہ نمبر17) اور اب آیئے "تورات" کی زیارت کرتے ہیں جسکے بعد انشاء اللہ العزیز واضح ہو جائے گا کہ یہ "تورات" وہ نہیں رہی کہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتری تھی بلکہ یہ بہت سے داخلی اور خارجی تضادات و تحریفات کا پلندہ بن چکی ہے ... اس سلسلے میں پیش کردہ عبارات کا ترجمہ ہم نے نہیں کیا بلکہ یہ پاکستان بائبل سوسائٹی لاہور کا مستند اور مروجہ ترجمہ ہے....

بیاجاناں تماشا کن کہ درانبوہ جانبازاں
بصد سامان رسوائی سر بازاری رقصم

(عثمان ہارونی)

سب سے پہلے تو ہمارے سامنے "پیدائش" کے پہلے باب کا فقرہ نمبر3 ہے ... پہلے جملہ پڑھیئے ... اس کے بعد ہم اپنی گزارشات پیش کریں گے...

اور خدا نے کہا کہ روشنی ہو جا اور روشنی ہو گئی اور خدا نے دیکھا کہ روشنی اچھی ہے... (پیدائش- ب نمبرا- فقرہ نمبر3)

مختلف قسم کی تخلیقات کے بعد یہ جملہ ... خدا نے دیکھا کہ وہ اچھی / اچھا ہے.... سات بار اس باب میں آیا ہے ... اسے پڑھکر ایک خدشہ ہمارے ذہن میں جنم لیتا ہے ظاہر کیئے دیتے ہیں اور وہ یہ کہ خدا کو اس تخلیق کا "اچھا" لگنا یہ بات واضح کرتا ہے کہ جیسے اس چیز کی تخلیق سے پہلے خدا کو اس کی "اچھائی" یا "برائی" کا علم نہیں تھا حالانکہ یہ انسان کی خاصیت ہے جبکہ خدائے واحد کے متعلق میں یہ بات اس کے "عالم الغیب" ہونے کی نفی کرتی ہے..... عقدہ یہ کھلا کہ یہ جملہ "الہامی" نہیں بلکہ "کاوش انسانی" ہے....

اس کے بعد اب دوسرے باب میں آیئے ... لکھا ہے کہ ....

اور خدا نے اپنے کام کو جسے وہ کرتا تھا' ساتویں دن ختم کیا اور اپنے سارے کام سے جسے وہ کر رہا تھا ساتویں دن فارغ ہوا. (پیدائش- ب نمبر2 - فقرہ نمبر2)

اس جملے میں "ساتویں دن فارغ ہوا" والے حصے پر ہم مطمئن نہیں ہیں کیونکہ انگریزی ایڈیشن میں الفاظ ہیں کہ ...He rested on the 7th day... جسکا درست ترجمہ یہ بنتا ہے کہ ... ساتویں دن اس نے آرام کیا... لیکن شاید عیسائی مترجمین کے لیئے یہ ترجمہ قابل قبول نہیں تھا کیونکہ اس سے صاف واضح ہوتا تھا بلکہ واضح ہوتا ہے کہ جیسے معاذ اللہ خدا نے یہ زمین و آسمان بڑی مشقت سے بناتے تھے اور جس کے بعد اسے آرام کی ضرورت تھی- (العیاذ باللہ) آگے چل کر ایک اور عبارت ایسی ہے کہ جو خدا کے شایان شان نہیں ہے ملاحظہ فرمایئے ....

اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی ہے اور اس کے دل کے تصور اور خیال سدا برے ہی ہوتے ہیں تب خداوند زمین پر انسان کو پیدا کرنے سے ملول ہوا اور دل میں غم کیا اور خداوند نے کہا کہ میں انسان کو جسے میں نے پیدا کیا' روئے زمین پر سے مٹا ڈالوں گا.... (پیدائش ب نمبر6... فقرات نمبر7-6)

یہ عبارت 2 باتیں ظاہر کرتی ہے اول تو یہ کہ جیسے نعوذ باللہ خدا نے انسان کو بنا کر "غلطی" کی اور دوم یہ کہ اسے اس "غلطی" کا اتنا پچھتاوا اور دکھ ہوا کہ اسنے انسان کو ختم ہی کر دینے کا فیصلہ فرما لیا .... حالانکہ یہ بھولے دوست نہیں جانتے کہ یہ "دکھ سکھ" اور پچھتاوے کی دھوپ چھاؤں فقط حضرت انسان پر ہے ... خدائے ذوالجلال اس سے بلند تر ہے ....

ذات خداوندی کے بعد "کتاب مقدس" حضرت نوح علیہ السلام پر "مے نوشی" کا یوں الزام عائد کرتی ہے کہ ... اور نوح کاشتکاری کرنے لگا اور اس نے ایک انگور کا باغ لگایا۔ اور اس نے اس کی مے پی اور اسے نشہ آیا اور وہ اپنے ڈیرے میں برہنہ ہو گیا... (پیدائش۔ ب نمبر9۔ فقرہ نمبر21-20)

لوط علیہ السلام اللہ کے ایک برگزیدہ بندے تھے لیکن "کتاب مقدس" انہیں بھی "بے حمیت" ثابت کرتی ہے ...

سدوم شہر کے مردوں نے جوان سے لیکر بڈھے تک' سب لوگوں نے ہر طرف سے اس (حضرت لوط کے) گھر کو گھیر لیا اور انہوں نے لوط کو پکار کر اس سے کہا کہ وہ مرد جو اج تیرے ہاں آئے' کہاں ہیں؟.... انکو ہمارے پاس باہر لے آ' تاکہ ہم ان سے صحبت کریں۔ تب لوط نکل کر انکے پاس دروازہ پر گیا اور اپنے پیچھے کواڑ بند کر دیا۔ اور کہا کہ اے بھائیو۔ ایسی بدی تو نہ کرو۔ دیکھو' میری دو بیٹیاں ہیں جو مرد سے واقف نہیں۔ مرضی ہو تو میں انکو تمہارے پاس لے آؤں اور جو تم کو بھلا معلوم ہو ان سے کرو ..... (العیاذ باللہ)

(پیدائش-ب نمبر19' فقرات نمبر4-9)

صاف ظاہر ہے کہ ایسی گری بات حضرت لوط علیہ السلام نہیں کر سکتے تھے ... پس معلوم ہوا کہ یہ "کتاب مقدس" ہی کی کوئی "من پسند تحقیق" ہے ....

حضرت لوط علیہ السلام کے متعلق ایک اور "کریہہ عبارت" بھی اس "الہامی کتاب" میں موجود ہے اس کا تذکرہ ہم پہلے بھی اپنے ایک گزشتہ مضمون میں کر چکے ہیں۔ تاہم آج کی گفتگو کے حوالے سے اس کی "تکرار" بے جا نہیں ہے .... سو' ملاحظہ کیجئے ...

اور لوط ضغر سے نکل کر پہاڑ پر جا بسا اور اس کی دونوں بیٹیاں اسکے ساتھ تھیں کیونکہ اسے ضغر میں بستے ڈر لگا اور وہ اس کی دونوں بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگے۔ تب پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بڈھا ہے اور زمین پر کوئی مرد نہیں جو دنیا کے دستور کے مطابق ہمارے پاس آئے۔ آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلائیں اور اس سے ہم آغوش ہوں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ سو انھوں نے اسی رات اپنے باپ کو مے پلائی ا.ر پہلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی اور اس نے نہیں جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اٹھی .... الخ ... (پیدائش-ب نمبر19' فقرات نمبر37-36)

یعقوب علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ ....

اور یعقوب راخل پر فریفتہ تھا ... سو اس نے کہا کہ (اے لابن) تیری چھوٹی بیٹی راخل کی خاطر میں سات برس تیری خدمت کرونگا .... (پیدائش-ب نمبر29' فقرہ نمبر18)

یہ فقرہ نمبر18 ہے مگر فقرہ نمبر10 دیکھئے کہ جب یعقوب علیہ السلام راخل کے شوہر بھی نہیں تھے ... لکھا ہے کہ .... جب یعقوب نے اپنے ماموں لابن کی بیٹی راخل کو دیکھا تو وہ نزدیک گیا .... اور یعقوب نے راخل کو چوما .... بے شک یہ کسی بھی نبی کا مرتبہ نہیں کہ وہ یوں نامحرم سے بوس و کنار کرے .... یہ فقط "کتاب مقدس" کی کاوشیں ہیں .... اب ذرا آگے پڑھئے ....